حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری راولپنڈی
فون : ۴۶۷۸۱ ۴۸۷۶۴

www.shahjee.net www.daleel-e-rah.info

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَحۡمُكَ لَحۡمِی

و

جِسۡمُكَ جِسۡمِی

محبت۔

بے حد محبّت اور بے پناہ اُنس

آخر زندگی دامن کھینچنے لگی

اور سانسیں شکستہ ہوگئیں۔

غلام نے تجسّس سے اِدھر اُدھر دیکھا۔

لیکن کوئی نظر نہ آیا "پوچھا"

"آقا کہاں ہیں"؟

بتایا گیا ____________

"جامِ شہادت نوش کر لیا ہے"

"غلام نے کہا" زندگی کے بند تو کُھل ہی گئے ہیں

اتنا کرو ____________

کہ مجھے میرے آقا کے ساتھ لٹا دو

بتایا گیا ____________ تمہارے آقا کی نعش تمہارے پاس ہی تو پڑی ہے ____________ چہرہ گلاب کا پھول بن گیا اور پیشانی جیسے سورج نُور بکھیرتا ہے۔ آنکھوں میں خوشی کے آنسو تیرنے لگے اور ہونٹوں پر مسکراہٹ چھا گئی۔

موت کا وقت

لیکن

کیسا جذب؟

کیا کیفیت؟

اور کیا ادائیں؟
خوشی۔
سکون۔
نورو سرور
رنگ و کیف
اور بہار و رحمت "کیوں نہیں"
دونوں شہید ہو گئے۔
دونوں ایک ہی مقصد کے لیئے شہید ہوئے۔
دونوں ایک ہی خدا کو مانتے تھے۔
دونوں ایک ہی رسول کے فدائی تھے۔
دونوں کا سر ایک ہی گھر کے سامنے جھکتا تھا۔
منزل ایک۔
سفر ایک۔
خواہش ایک۔
مقصود ایک۔
مطلوب ایک۔
اور سوچ اور فکر کا زاویہ ایک۔
دونوں اسلام بھی اکھٹے لائے تھے۔
رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ دونوں نے اکھٹے ہی چومے تھے۔
دونوں کی ساری زندگی اکٹھی ہی گزری تھی۔
اور دونوں ایک ہی جگہ شہید ہو گئے۔
سچی محبّتوں کے سچے حامل
اور
گہری رفاقتوں کے ابدی ناتے
نیرنگی تقدیر اور جمال قسمت!

صید و شکار سے لے کر ضرب و حرب تک
اکٹھے رہنے والوں کی رُوح رُوح کے ساتھ
مل گئی اور جسم جسم کے ساتھ
دونوں کو اکٹھا دفنایا گیا۔
غلام اور آقا کو ـــــــــــ
سالم اور ابو حذیفہ کو ـــــــــــ
سالم اگرچہ ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام تھے
لیکن یہ اسلام کا اعجاز تھا کہ
غلام اور آقا میں۔
کالے اور گورے میں۔
عربی اور عجمی میں۔
کوئی امتیاز نہ رہا .... !!
کوئی فرق نہ رہا .... !!
سالم آزاد کردہ غلام تھے اور ابو حذیفہ شرفائے شہر سے تعلق رکھتے تھے
لیکن اسلام نے دونوں کو ایک ہی خط پہ لا کھڑا کیا .... !

مدینہ شریف کی بات ہے۔ بزمِ رسالت کی سجی کہکشاں سے ایک ستارہ ٹوٹ رہا ہے۔ شامیں افسردہ ہیں اور راتیں اداسیوں میں ڈوبی ہیں۔ آج امیر المومنین عمرؓ دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں ـــــــــــ
موت کی دہلیز پہ خیال گزرتا ہے۔
خلافت امانت ہے وہ کسی اہل شخص کے سپرد کی جائے ـــــــــــ
بڑی حسرتوں کے ساتھ آسمان کی طرف دیکھا اور کہا۔
"آج اگر ابو حذیفہ کا غلام سالم زندہ ہوتا تو خلافت کی امانت اُس کے سپرد کی جاتی" ـــــــــــ

بادشاہوں کے وارث بادشاہ ہوتے ہیں اور سیّدوں کے سیّد ـــــــــــ
جاگیردار کی حکومت جاگیردار کو ملتی ہے اور وڈیروں کا تاج وڈیروں کے

سر سبجتا ہے لیکن اسلام میں ایسا نہیں ___________

اسلام میں اعلیٰ ذات کا عمرؓ دنیا سے اُٹھے تو اس کی خلافت کا وارث ابو حذیفہ کا آزاد کردہ غلام سالم ٹھہر سکتا ہے ۔۔۔۔۔۔!

سبحان اللہ ۔۔۔۔۔۔!!

اسلام تیری عظمت پہ قربان ___________ !!

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر ___________ !!

فارس کا یہ باشندہ جس کا نام سالم بن عبید بن ربیعہ تھا۔ ابو عبداللہ کنیت تھی اور ابن مندہ کہ کر بھی کبھی کبھار انہیں بلایا جاتا جس طرح موت کی آغوش میں اپنے پیارے آقا ابو حذیفہ کے ساتھ پہنچے اسی طرح اُن کا نام بھی ابو حذیفہ کے ساتھ تا قیامت پیوست ہو گیا۔

سالم مولی ابی حذیفہ

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن وصیت فرمائی ۔۔۔۔۔۔!

قرآن چار آدمیوں سے لو

عبداللہ بن مسعود

ابی بن کعب

اور

رضی اللہ عنہم

سالم مولیٰ ابی حذیفہ

تابندگی بخت ۔۔۔۔! غلام تھے لیکن آزاد لوگوں کے اُستاد ٹھہرے۔

یہ شرافت کس نے دی؟

اور یہ عروج کس نے بخشا؟

اسلام نے اور رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت نے یہ سب کچھ عطا کیا ____ اور عطا کرتے ہیں آج بھی جو مانگے پائے گا ___________ !!

دردوں کا مداوا اور دکھوں کا درماں

رسولِ رحمت اور دینِ رحمت

جنگ زوروں پر تھی۔ مسیلمہ کذاب اور مرتدین کے مقابلہ میں مسلمان نہایت بے جگری سے لڑ رہے تھے۔ مہاجرین کا جھنڈا زید بن خطاب نے اُٹھا رکھا تھا۔ ابو حذیفہ نے آواز لگا دی۔

اے اہل قرآن..........!

"قرآن کو اپنے اعمال سے مزین کرو"

یعنی کفر کے مقابلہ میں خوب لڑو

سالم نے آقا کی آواز سُن لی اور کہا ___

"کتنا بُرا ہوں میں قرآن اُٹھانے والا ______!!

اگر مسلمانوں کو مجھ سے پہلے کچھ تکلیف پہنچے ______

حاشا وکلا ________!

نہیں سالم ایسے نہ کہو

ایسے نہ کہو

تم تو بہترین قرآن اُٹھانے والے ہو۔

رسولِ رحمت نے تمہیں ہی قرآنی علوم کا امین قرار دیا تھا۔ عمرؓ کی نظر میں خلافت کی اہلیت تمہارے اندر ہی موجود تھی۔ ابو حذیفہ کے پیار کے پروردہ تم ہی تھے ______!

سالم کی تلوار کُفر کے خرمن پر صاعقہ بن کر گرنے لگی۔ زید بن خطاب کے ہاتھ سے جھنڈا چھوٹا تو سالم نے اُٹھا لیا۔

ہمت سے

صبر سے اور جذبے سے

لڑتے بھی جاتے اور قرآنِ حکیم کی یہ آیت تلاوت بھی فرماتے جاتے:

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ

رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا

لِمَآ اَصَابَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ـــــ (آل عمران: ۱۴۶)

کتنے ہی نبی ہیں،
کہ بہت سے اللہ والوں نے اُنکے ساتھ مل کر،
قتال کیا.....،
پھر وہ کمزور نہ ہوئے جب انہیں اللہ کی راہ میں تکلیف پہنچی۔
اور نہ وہ سُست ہوئے.....،
نہ وہ دبے......... اور اللہ محبت رکھتا ہے صبر کرنے والوں
سے۔

سالم ایمان لائے اور
راہِ ابرار پہ چلتے گئے۔ یہاں تک کہ تقوٰی نے انہیں یہ مقام عطا
کیا کہ رسُولِ رحمت صلے اللہ علیہ وسلّم ایک دِن اُنہیں دیکھ کر فرمانے لگے:
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَ فِیْ اُمَّتِیْ مِثْلَكَ........!!
شُکر ہے اُس اللہ کا جس نے میری اُمّت میں تیرے ایسے لوگ
رکھے.........!!

"ابو حذیفہ"! سالم تمہارے غلام رہے
اُنہیں تم نے آزاد کیا۔ کوئی ایسا انقلابی قدم اُٹھاؤ جس سے
اسلام کی تاریخ تابناک بنے اور انسانی حقوق کے جھوٹے دعویداروں پہ
یہ بات کھُل جائے کہ حُسنِ نظر اور ہوتا ہے اور حُسنِ عمل اور ـــــ
اسلام حُسنِ نظر ہے لیکن اِس سے بڑھ کر ـــ بہت بڑھ کر حُسنِ عمل
کا نام ہے ـــــ

ابوحذیفہ "سالم" غلام ذات کے آدمی کی شادی اپنی
بھتیجی فاطمہ بنت ولید سے کردی ـــــ اللہ اکبر
رسولِ رحمت کا دین ـــــ اللہ اکبر

بہت خوبصورت دین اور بہت خوبصورت قانون

مُسلمان جب مدینہ کے راہی ہوئے اور "قبا" میں
نظامِ نماز قائم ہوا تو امامت کے لئے قرعہ "سالم"
ہی کے نام نکلا ــــــــ!
اور پھر ابوبکرؓ، عمرؓ نے اُن کی اقتدا میں نمازیں پڑھیں
دیکھیئے! خالد بن ولید کا نام کس نے نہ سُنا ہوگا ــــ
نام سُنتے ہی تاریخ لرزنے لگ جاتی ہے۔
بڑے اونچے آدمی تھے خالد بن ولید
ایک دفعہ کچھ منشاءِ نبوت کی مخالفت ہوگئی ــــ
کوئی نہ بول سکا لیکن سالم اُٹھ کھڑے ہوئے اور
خالد بن ولید کو ٹوک دیا۔
خالد جرنیل اور سالم سپاہی
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم میں سے کسی
کو جراَت نہ ہوئی کہ خالد کو سچ کہہ کر اُس کی خیرخواہی کرتا ــــــــ
سالم اُٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ــ!
ان سے پوچھیئے میں نے ان پر گرفت کی تھی ــــ!
خالد اور سالم
ایک مکہ کا بطلِ حرّیت
اور
دوسرا آزاد کردہ غلام
اسلام! تجھے سلام........ ان گنت سلام تو نے رنگ ونسل
کے بُت کیسے توڑے ــــ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
کتنی خوبصورت بات کیا کرتے تھے۔
"سالم مِنَ الصالحین"
سالم نیک لوگوں میں سے تھے۔

حرف حرف دھڑکتا ہوا

لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اُترتی ہوئی!

حضرت علامہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خود پڑھیے، دوسروں کو پڑھائیے۔

تبصرہ (سورۂ یوسف، سورۂ یٰسین)	قرآن حکیم کی جمال آراء اور حکمت افروز تفسیر
معجم اصطلاحات	علمی و فنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ
سنابلِ نور	مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہ العزیز کی محافلِ نور کی حکایاتِ مہر و محبت
صبحِ زندگی	اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملت اسلامیہ کیلئے حیاتِ جاوداں کا پیغام
صفیرِ انقلاب	خوابِ غفلت میں ڈوبے ہوئے افرادِ ملت کے لیے دعوتِ عمل
پُروقار محبت عزت نواز عشق	حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل
سراغِ زندگی	فلسفۂ عبادت پر ایک منفرد تحریر
حقیقتِ تقویٰ	تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف

◆ میلاد النبی بیانِ برکت ◆ حسن السمت ◆ فکرِ بنات ◆ فکرِ شباب ◆ معیارِ عمل ◆ بارِ امانت

◆ سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ ◆ ابودرداؓ ◆ عبدالرحمٰن بن عوفؓ ◆ جعفر بن ابی طالبؓ ◆ مصعب الخیرؓ

◆ عباس بن عبدالمطلبؓ ◆ صہیب بن سنانؓ ◆ بلال حبشیؓ

◆ ابوایوب انصاریؓ